یورپ اور شمالی امریکہ کے جوانوں کے نام
آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کا مکتوب

مقدمہ

رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے ۲۱ جنوری ۲۰۱۵ء کو یورپ اور شمالی امریکہ کے جوانوں کو خطاب کرتے ہوئے ایک اہم خط تحریر فرمایا تھا جسے غیر متوقع طور پر عالمی میڈیا اور علمی حلقوں نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا۔ مذکورہ خط میں متعدد لطیف نکات موجود ہیں جن کی وجہ سے اس خط کی اہمیت دوچنداں ہو جاتی ہے۔

اولا یہ خط ایک ایسے موقع پر تحریر وشائع کیا گیا جب اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغربی حکومتوں اور ان کی دسترس میں موجود متعدد ذرائع ابلاغ کے ذریعے وسیع پیمانے پر تخریبی ماحول ایجاد کیا جا رہا تھا اور یہ ساری سازش فرانس میں دہشت گردانہ حملوں یا مشرق وسطی میں داعش کی وحشیانہ بربریت کو بہانہ بنا کر رچی جا رہی تھی۔ یقیناً ایک ایسی خطرناک فضا میں اسلامی جمہوریہ ایران کے دینی و سیاسی رہبر کی جانب سے مذکورہ اقدام دنیا کو کافی کچھ سوچنے پر مجبور کرنے کے لئے کافی تھا خصوصاً اس صورت میں جبکہ مذکورہ خط مغربی ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے کے برخلاف اسلام کی ایک دوسری تصویر پیش کر رہا تھا۔ مذکورہ خط اسلام کے چہرہ کو مسخ کرنے کے لئے رچی گئی خطرناک سازش سے پردہ اٹھانے کے لئے کافی حد تک موثر تھا۔

ثانیاً ایسا پہلی دفعہ ہوا ہے کہ آیت اللہ خامنہ ای نے مغربی ممالک کے حکام کو مخاطب کرنے کے بجائے یا میخائیل گورباچوف کے نام امام خمینی (رہ) کے مشہور پیغام کے برخلاف مغربی دنیا کے عام جوانوں کو اپنا مخاطب قرار دیا ہے۔ رہبر انقلاب نے یورپی و امریکی جوانوں کو اپنا مخاطب قرار دیے جانے کی وجہ خود اسی پیغام کے اندر بیان فرمائی ہے کہ نوجوانوں کا مستقبل ساز کردار، اس طبقے کے اندر موجود حقیقت تک رسائی کی تڑپ اور مغربی سیاستدانوں کا صداقت و راستی سے کوسوں دور ہونا اس پیغام کے وجود میں آنے کی وجہ بنا ہے۔ سرحدوں سے

ماورا رائے عامہ پر اثر انداز ہونے، مفاہمت کی فضا برقرار کرنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے یہ خلّاقانہ اقدام غیر روایتی ڈپلومیسی اور سیاسی حکمت عملی کا بہترین نمونہ ہے جو اس حقیقت کا کھلا ثبوت بھی ہے کہ رہبر انقلاب موجودہ سیاسی دنیا میں رائے عامہ کی روز افزوں تاثیر سے کماحقہ واقف ہیں۔

ثالثاً بذات خود رہبر انقلاب کی صوابدید کی بنیاد پر ہی یہ خط پہلے مرحلے میں سوشل میڈیا جیسے ٹویٹر کے ذریعے شائع کیا گیا تھا۔ عصر حاضر میں تمام دنیا خصوصاً نوجوان نسل کے اوپر انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور نت نئے ذرائع ابلاغ کے عمیق اثرات کے پیش نظر اس انوکھے اقدام نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ انٹرنیٹ، میڈیا اور مغربی پروپیگنڈہ مشینری کے زبردست حملوں کے مقابلے میں منفعل و شرمندہ ہونے کے بجائے ضرورت اس بات کی ہے کہ آگے بڑھ کر مد مقابل کا اسی کے ہتھیار چھین کر اور نئی حکمت عملی بنا کر مقابلہ کیا جائے۔

رابعاً مذکورہ پیغام مختصر ہونے کے باوجود اپنے اندر نہایت اہم موضوعات و مسائل کو سموئے ہوئے ہے جو مغربی دنیا سے متعلق مسائل (مثلاً منتقدانہ مغرب شناسی، بڑی طاقتوں کے ہاتھوں خوف و دہشت کی فضا ایجاد کرنا اور دوسروں کی ذہن سازی کرنا، مغربی دنیا میں شکل لیتے ہوئے نئے فکری رجحانات اور افکار عامہ کا بڑھتا شعور اور میڈیا کے ذریعے بے بنیاد باتوں کو اساس بنا کر افکار عامہ کو ایک طے شدہ پالیسی کے تحت اپنے مقاصد کے لئے موڑنا وغیرہ) کے ساتھ ساتھ اسلام سے متعلق مسائل جیسے اسلام کی حقیقی شناخت کی دعوت یا اسلام کے بنیادی منابع یعنی قرآن و سنت کی جانب رجوع کی دعوت وغیرہ موضوعات کو بھی اپنے اندر شامل کئے ہے۔ یہ موضوعات اسلام اور مغربی دنیا سے متعلق نئے انداز سے غور و خوض کرنے کے لئے ایک نیا دریچہ بآسانی کھول سکتے ہیں جس کا دائرہ مفکرین اور دانشوروں سے بھی ماورا ہوگا۔ نیز ان موضوعات پر غور و خوض موجودہ مسائل کو حل کرنے کی راہ میں کافی حد تک موثر ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ رہبر انقلاب کا یہ خط اور یہ پیغام ایک نئی راہ کا آغاز ہے۔ ایک ایسا راستہ جو ارتباط و روابط کے سلسلے میں ایک عملی منصوبہ کا کام انجام دے گا جس پر چل کر روشن فکر اور کھلی سوچ رکھنے والا طبقہ خصوصاً جوان طبقہ ایک پلیٹ فارم پر یکجا ہو کر منطق و استدلال کی بنیاد پر موجودہ سامراجی نظام کی تلقینات سے آزاد ہو کر ادراک، افہام و تفہیم، غلط فہمیوں کے ازالے اور انسانی معاشرے کے مشترک مسائل کے تدارک کی خاطر آپسی گفت و شنید کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔

آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای کے اس اہم خط کے سلسلے میں ایرانی محققین کے مضامین کو شائع کیا جارہاہے جس میں رہبر انقلاب کے مذکورہ خط کے بنیادی موضوعات کی وضاحت و تشریح کی گئی ہے۔ سب سے پہلے ہم آیت اللہ العظمٰی خامنہ ای کے اس پر مغز خط کے ترجمہ کو یہاں پیش کرتے ہیں:

یورپ اور شمالی امریکہ کے جوانوں کے نام مکتوب کا متن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزشتہ دنوں فرانس میں رونما ہونے والا واقعہ اور کچھ دیگر مغربی ممالک میں اسی قسم کے دوسرے واقعات نے مجھے اس امر پر مجبور کر دیا ہے کہ میں ان حالات کے بارے میں براہ راست آپ سے گفتگو کروں۔ میں آپ جوانوں سے گفتگو کر رہا ہوں، اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ میں آپ کے والدین کو نظر انداز کر رہا ہوں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں آپ کی قوم اور آپ کے ملک کا مستقبل آپ کے ہاتھوں میں دیکھ رہا ہوں اور اس لئے بھی آپ سے مخاطب ہوں کیونکہ میں آپ کے دلوں میں حقیقت کو حاصل کرنے کی لگن و تڑپ زیادہ اور غیر معمولی طور پر دیکھ رہا ہوں۔ میں اس خط میں آپ کے سیاسی ماہروں اور حاکموں سے مخاطب نہیں ہوں کیونکہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ ان لوگوں نے مکمل طور پر جانتے بوجھتے ہوئے اپنی سیاست کا راستہ صداقت کے راستے سے جدا کر لیا ہے۔

میں اس وقت آپ سے اسلام کے بارے میں گفتگو کر رہا ہوں، خصوصاً اسلام کی اس شکل و صورت کے بارے میں جو عام طور پر آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ گذشتہ بیس برسوں میں یعنی تقریباً سوویت یونین کے بکھرنے کے بعد سے بہت زیادہ کوشش کی گئی ہے کہ اس عظیم آسمانی دین کو ایک خوفناک دشمن کی شکل میں پیش کیا جائے۔ افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ مغربی ممالک کی سیاسی تاریخ میں ایک طویل عرصے سے خوف و نفرت کو بھڑکانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی پالیسی پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ میں یہاں مغربی اقوام کے درمیان مختلف اقسام کے خوف و دہشت کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ اگر آپ بذات خود سمجھتے بوجھتے ہوئے تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو نظر آئے گا کہ اس جدید دور میں دنیا کی دوسری اقوام اور ثقافتوں کے ساتھ مغربی حکومتوں کے غلط، جھوٹے اور مکاری بھرے برتاؤ کی بے تحاشا مذمت کی گئی ہے۔ یورپ و امریکا کی تاریخ غلامی کے سلسلے میں آج تک احساس شرمندگی کا شکار ہے، سامراجیت کی وجہ سے اس کا سر جھکا ہوا ہے، سیاہ رنگ والوں اور غیر عیسائیوں پر مظالم سے شرمسار ہے،

کیتھولک و پروٹسٹنٹ کے درمیان مذہب کے نام پر خون خرابے اور پہلی و دوسری جنگ عظیم میں نسل و قوم پرستی کی بنیاد پر خون کی ہولی کی وجہ سے آپ کی تاریخ پر مفکرین و دانشور طبقہ آج تک احساس شرمندگی کا شکار بنا ہوا ہے۔

یہ شرمندگی بذات خود ایک نیک و قابل ستائش چیز ہے۔ان نکات کو آپ کے سامنے پیش کرنے سے میرا مقصد تاریخ کی مذمت کرنا قطعاً نہیں ہے بلکہ میں تو آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنے دانشوروں اور مفکرین سے سوال کریں کہ مغربی دنیا میں عوام کا ذہن و ضمیر دسیوں یا سینکڑوں سال بعد کیوں بیدار ہوتا ہے؟ قدیم تاریخ کے بجائے جدید روزمرہ مسائل پر نئے سرے سے غور و خوض کیوں نہیں کیا جاتا؟ اسلامی تفکر اور اسلامی ثقافت و تہذیب کی ترویج میں رکاوٹ کیوں پیدا کی جاتی ہے؟

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ توہین کرنا، نفرت کی فضا تیار کرنا اور دوسروں سے متعلق خیالی خوف پیدا کرنا وہ مشترکہ نکات ہیں جن کے ذریعے ظالم طبقہ بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی ذات سے سوال کریں کہ اس بار اتنی تیزی کے ساتھ خوف و دہشت کی فضا ہموار کرنے اور نفرتیں پھیلانے کی پرانی سیاست نے اسلام و مسلمین کو کیوں نشانہ بنا رکھا ہے؟ اور کیوں موجودہ مادی طاقتیں اسلام کو ایک کونے میں ڈھکیلنا چاہتی ہیں اور کیوں اس دین کا گلا گھونٹنا چاہتی ہیں؟ اسلام کے کون سے اقدار اور کون سی تعلیمات ان بڑی طاقتوں کے منصوبوں کے لئے خطرہ ہیں اور اسلام کی مسخ شدہ تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے سے انہیں کیا فائدہ ہوگا؟

اس لئے میری اولین درخواست یہ ہے کہ آپ اسلام کے خلاف اتنے وسیع پیانے پر ہونے والے اس پروپیگنڈے کے وجوہات کے سلسلے میں تحقیقات کیجئے۔

میری دوسری درخواست یہ ہے کہ اسلام کے خلاف منفی پالیسیوں اور پروپیگنڈوں کی اس بوچھار کے رد عمل میں آپ براہ راست اسلام کو پہچانئے۔ عقل سلیم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ آپ کم از کم یہ جان لیں کہ وہ شئ جس سے آپ کو خوف زدہ کیا جاتا ہے اور دور رکھا جاتا ہے وہ آخر ہے کیا اور کیسی ہے؟ میں اس بات پر زور نہیں دیتا کہ آپ اسلام کے بارے میں میرا یا دوسروں کا ہی نظریہ قبول کرلیں بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ قطعاً اس بات کی اجازت نہ دیں کہ موجودہ دنیا میں سب سے زیادہ اثر انداز واقعیت کو غلط مقاصد و خواہشات کی وجہ سے آپ کے سامنے مسخ کرکے پیش کیا جائے۔اس بات کی اجازت بالکل مت دیجئے کہ یہ

لوگ جھوٹے دعوے کرکے اپنے پالتو دہشت گردوں کو اسلام کے نمائندوں کے عنوان سے آپ کے سامنے پیش کریں۔آپ اسلام کو اسلام کے اصلی منابع وماخذ کے توسط سے پہچاننے کی کوشش کیجئے۔اسلام کو قرآن کریم کے ذریعے اور رسول اسلامؐ کی حیات طیبہ کو پیش نظر رکھ کر سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

اب میں یہاں پر آپ سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے آج تک براہ راست خود مسلمانوں کے قرآن کی جانب رجوع کیا ہے؟ کیا پیغمبر اسلامؐ کی تعلیمات اور ان کی اخلاقی وانسانی سیرت کا مطالعہ کیا ہے؟ کیا آپ نے میڈیا کے علاوہ کسی دوسرے ذریعے سے پیغام اسلام کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟ کیا آپ نے کبھی اپنے آپ سے سوال کیا ہے کہ اسی اسلام نے برسہابرس تک کون سے اقدار کی بنیاد پر دنیا کے علمی وفکری تمدن کی آبیاری کرکے عظیم مفکر ودانشور پروان چڑھائے ہیں؟

میں چاہتا ہوں کہ آپ قطعاً اس بات کی اجازت مت دیجئے کہ وہ کمزور و غلط باتوں کے ذریعے آپ کے اور حقائق کے درمیان جذبات واحساسات کی دیوار حائل کردیں۔ آج ذرائع ابلاغ کے نت نئے آلات نے جغرافیائی سرحدوں کو مسمار کردیا ہے، کسی کو بھی اس بات کی اجازت مت دیجئے کہ وہ آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی ذہنی سرحدوں میں مقید کردے۔اگرچہ کوئی بھی فرد اس ایجاد شدہ خلا کو پر نہیں کرسکتا لیکن آپ میں سے ہر ایک اپنے لئے اور اپنے اردگرد کی فضا کو حقائق سے آشنا کرنے کے لئے اس خلا کے اوپر تفکر و انصاف کا پل بنا سکتا ہے۔

یہ چیلنج اسلام اور آپ جوانوں کے درمیان پہلے سے طے شدہ پلاننگ کی وجہ سے ناگوار تو نظر آئے گا لیکن یہ آپ کے جستجو اور کھوج بین والے ذہن کو نئے نئے سوالات کے جوابات تلاش کرنے پر ضرور ابھار سکتا ہے۔ یہ اقدام آپ کے پاس ان سوالات کے جواب تلاش کرنے کا بہترین موقع ہے جس میں نئے نئے حقائق آپ کے سامنے خود بخود آجائیں گے۔ لہٰذا اسلام کا بہتر طور پر ادراک کرنے کے لئے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیے تاکہ حقیقت کے سامنے اپنی ذمہ داریوں کو قبول کرنے کی وجہ سے آئندہ آنے والی نسلیں مغربی دنیا اور اسلام کے درمیان رشتوں پر قلم اٹھاتے ہوئے کسی قدر کم رنجیدہ ہوں۔

سید علی خامنہ ای